السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے مجھ سے تین سال پہلے قریباً پچاس ہزار ریال قرض لیے اور کہا کہ وہ چھ ماہ کے اندر واپس کر دے گا لیکن اس نے ابھی تک یہ قرض واپس نہیں کیا، اور اس سے وہ تجارت کر رہا ہے، تو کیا یہ جائز ہے کہ میں اس سے اپنے اصل سرمایہ سے زیادہ کا مطالبہ کروں یا یہ ناجائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو صرف اپنے اصل سرمایہ ہی کا ممطالبہ کرنا چاہیے، اس سے زیادہ کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔ ہاں البتہ اگر وہ ازخود آپ کے حق سے زیادہ اپنی طرف سے دے دے بشرطیکہ آپ اس کا نہ مطالبہ کریں اور نہ اسے اس کا پابند کریں تو یہ اس کے حق میں افضل اور احسان ہے تاکہ وہ اس صحیح حدیث پر عمل کر سکے:

(ان من خیار الناس احسنهم قضاء) (صحيح البخاري' الاسقراض' باب هل يعطى اكبر من سنه' ح: 2392 صحیح مسلم' المساقاة' باب جواز اقتاض الحیوان لخ' ح: 1600)

"بے شک بہترین لوگ وہ ہیں جو احسن انداز میں قرض ادا کریں۔"

اور اس طرح اسے آپ کے احسان کا بدلہ چکانے کا موقع بھی مل جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(من صنع الیکم معروفا فكافئوه' فان لم تجدوا ماتكافئونه فادعوا له حتى تروا انكم قد كافأتموه) (سنن ابی داود' الزکاۃ' باب عطیة من سال باللہ عزوجل' ح: 1672)

"جو شخص تم سے نیکی کرے تو اسے اس کی نیکی کا بدلہ دو اور اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کو کچھ نہ ہو تو اس کے لیے اس قدر کثرت سے دعا کرو حتی کہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ تم نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج2ص540

محدث فتویٰ